# جلدبازی

## کے نقصانات

30-July-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

# دُرُودِ پاک کی فضیلت

**مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِاءَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ**

یعنی جو مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

(معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(1)

**اہم نکتہ:** نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

# بَیان سُننے کی نیّتیں

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"جلد بازی کے نقصانات"**۔ جلد بازی کرنے کی وجہ سے کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں، کن کاموں میں جلد بازی کی جاتی ہے اور کن کاموں میں جلدی کرنی چاہیے، یہ سب اور دیگر نکات بیان ہوں گے۔ **اے کاش!** ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**جلد بازی کے نقصانات**" کے صفحہ نمبر 27 پر ایک سبق آموز حدیثِ پاک لکھی ہے، آیئے! سنتی ہیں، چنانچہ

## 2 بار نماز پڑھوائی

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، ایک شخص مسجد میں آیا، نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے، اس شخص نے نماز پڑھی اور حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لوٹ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ لَوٹ گیا نَماز پڑھی پھر آیا سلام کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لوٹ جاؤ نَماز پڑھو تم نے نَماز نہیں پڑھی۔ اس نے تیسری بار یا اس کے بھی بعد عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے سکھا دیجئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کی طرف اُٹھو تو وُضو پورا کرو، پھر کعبے کو منہ کرو، پھر تکبیر کہو، پھر جس قدر قرآن آسان ہو پڑھ لو، پھر رُکوع کرو حتّٰی کہ رُکوع میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اُٹھو حتّٰی کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اُٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اُٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی ساری نماز میں یہی کرو۔

(بخاری، کتاب الاستئذان، باب من ردفقال: علیک السلام، ۴/۱۷۲، حدیث: ۶۲۵۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** بیان کردہ حکایت سے 4 باتیں معلوم ہوئیں:

(1) پہلی بات یہ معلوم ہوئی! پہلے کے لوگ سلام جیسی پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے والے ہوتے تھے، خواہ کتنی ہی بار ملاقات کرنی ہوتی مگر وہ سلام ضرور کرتے تھے۔ لیکن افسوس! آج کل دیگر سُنّتوں کی طرح یہ سُنّت بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ لوگ جب آپس میں ملتے ہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے ابتدا کرنے کی بجائے **"آداب عرض"**، **"کیا حال ہے؟"**، **"مزاج شریف"**، **"صبح بخیر"**، **"شام بخیر"** وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے ابتدا کرتے ہیں، یونہی بعض لوگ ہاتھوں کے اشاروں اور

کلائیوں سے سلام کرتے ہیں، یوں ہی سلام کا جواب دینے میں بھی سُستی کی جاتی ہے، یہ سب خلافِ سُنّت ہے۔ بعض لوگوں کی بے باکی کا یہ عالَم ہے کہ وہ ملاقات کے وقت سلام کرنے کی بجائے **مَعَاذَ اللہ** گالی سے کلام کا آغاز کرتے ہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ارشاد فرماتے ہیں: میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا سلام کی جگہ (لوگوں کو) گالی بکتے ہوئے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۵۰) اے کاش! ہر مسلمان سلام کی اَہَمِّیَّت کو سمجھ جائے اور ایک بار پھر یہ سُنّت عام ہو جائے ۔ سلام کی عظیم سُنّت سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا رسالہ **101 مَدَنی پھول** اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** کا مطالعہ فرمایئے۔

(2) دوسری بات یہ معلوم ہوئی! اگر کوئی ہمیں ہمارے عیبوں سے آگاہ کرے، ہماری کوئی کمزوری بیان کرے، ہماری اصلاح کرے تو ہمیں غصّے میں آنے اور اپنی ضد پر اَڑ جانے کی بجائے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، افسوس! حالات بہت زیادہ نازک ہوتے جارہے ہیں، اگر کوئی اسلامی بہن کسی کو اس کے عیب بتائے یا نصیحت کر دے تو اس بیچاری کی شامت آجاتی ہے، اس پر طعن و تشنیع کے تِیر برسائے جاتے ہیں، مثلاً جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے آئی بڑی نصیحت کرنے والی، چار کتابیں کیا پڑھ لی ہیں، اپنے آپ کو پتا نہیں کیا سمجھ بیٹھی ہو، پہلے اپنے آپ کو تو نیک بنالو پھر ہمیں کہنا، بس بس ہمیں سب پتا ہے ہمیں مت سمجھایا کرو، چلو چلو اپنا کام کرو۔ وغیرہ

بہرحال اگر کوئی اسلامی بہن ہمیں ہمارے عیب بتائے، ہمیں نصیحت کرے اور اچھی نِیَّت سے ہماری اصلاح کرے تو ہمیں اس کو دشمن (Enemy) نہیں بلکہ ہمدرد سمجھتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، آیئے! اس بارے میں اللہ والوں کا انداز ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: مجھے وہ شخص محبوب (یعنی پیارا) ہے جو

میرے عُیُوب سے مجھے آگاہ کرے۔(الطبقات لا بن سعد، رقم: ۵۶، عدی بن کعب، ۳/۲۲۲)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انصاف پسند تو اُس کے مَمْنُون (یعنی شکر گزار) ہوتے ہیں جو انہیں صَوَاب (یعنی دُرُستی) کی راہ بتائے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۰)

(3) تیسری بات یہ معلوم ہوئی! اصلاح کرنے میں اچھے اخلاق اور نرمی کا نہایت اہم کردار ہوتا ہے۔ بعض اسلامی بہنیں، گناہوں میں مُبْتَلا خواتین کی اصلاح کے لئے کُڑھتی بھی ہیں، خوب انفرادی و اجتماعی کوششیں بھی کرتی ہیں کہ مُعاشرے سے بُرائیوں کا خاتمہ ہو اور ہر طرف سُنّتوں کی بہاریں آجائیں، لیکن سخت لہجے، بداخلاقی، غُصّہ، کڑوے الفاظ، تنقیدی ذہن اور سب کے سامنے ڈانٹ کر سمجھانے جیسی عادات کے باعث انہیں اپنے مقصد میں خاطر خواہ کامیابی نہیں مل پاتی، بلکہ اُلٹا نقصان ہی ہوتا ہے، لہٰذا اگر ہم واقعی اُمّت کی اصلاح کے جذبے میں مخلص ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اصلاح کرتے وقت نرم لہجہ رکھیں، اچھے اخلاق سے پیش آئیں، درگزر سے کام لیں، میٹھے بول بولیں، تنقیدیں کرنے سے بچیں اور جہاں تک ممکن ہو تنہائی میں سمجھانے کی کوشش کریں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کے بہترین نتائج (results) سامنے آئیں گے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "**نیکی کی دعوت**"، رسالہ "**میٹھے بول**" اور "**عفوودرگزر کے فضائل**" کا مطالعہ کرنے سے بہت اچھی معلومات ملیں گی کہ نیکی کی دعوت عام کرنے والی ایک **مُبَلِّغَہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ مُبَلِّغَہ** کا **حُسنِ اخلاق** کیسا ہونا چاہئے، ایک دُوسرے کو **معاف** کرنے کا جذبہ کیسا ہونا چاہئے؟ وغیرہ۔

(4) چوتھی بات یہ معلوم ہوئی! جلد بازی ایسی بُری آفت ہے کہ اگر یہ عبادت میں شامل ہو جائے تو بسا اوقات اس کو نامکمل بلکہ ضائع ہی کروا دیتی ہے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی بہت کم تعداد نماز

پڑھتی ہے اور جو پڑھتے ہیں اُن میں بھی بعض نادان جلد بازی کی وجہ سے اپنی نمازیں برباد کر بیٹھتے ہیں۔ ایسوں کو نماز کا چور قرار دیا گیا ہے، چُنانچہ

## نماز کا چور

محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: سب سے بدتَر چور وہ ہے جو اپنی **نماز میں چوری** کرتا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص اپنی نماز میں کس طرح چوری کرسکتا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رُکوع و سُجود پورے نہیں کرتا۔ یا اِرشاد فرمایا: وہ رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۱۱۲، حدیث: ۱۱۵۳۲)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت جو فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: نماز کا چور بدترین چور اس لیے ہے، کیونکہ **مال کا چور** اگر سزا پاتا ہے تو کچھ نفع (فائدہ) بھی اُٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا نفع (فائدہ) کچھ نہیں اُٹھاتا۔ **مال کا چور** بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور اللہ پاک کا حق مارتا ہے۔ **مال کا چور** یہاں سزا پا کر عذابِ آخرت سے بچ جاتا ہے مگر نماز کے چور میں یہ بات نہیں۔ **مال کے چور** کو بعض صورتوں میں مالک معاف کرسکتا ہے لیکن نماز کے چور کی معافی کی کوئی صورت نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۷۸ ملخصاً)

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** معلوم ہوا! رکوع و سجود میں کوتاہی کرنا نماز میں چوری ہے اور جلدی جلدی نماز پڑھنا اس طور پر کہ رکوع و سجود پوری طرح ادا نہ ہوں یہ ہرگز فخر و کمال کی بات نہیں بلکہ باعثِ تشویش ہے۔ یاد رکھئے! نماز اللہ پاک کے مقرر کئے ہوئے **فرائض** میں سے ایک

**فرض** ہے، ایک **اہم ترین عبادت** ہے، نماز پڑھنے والے خوش نصیب کو یہ سیکھنا چاہئے کہ **دُرست نماز** کیسے پڑھنی ہے؟، نماز کے **فرائض، واجبات، سُنّتیں** کیا کیا ہیں؟، کن کاموں کو کرنے سے **نماز ہوتی ہی نہیں، یا ٹُوٹ** جاتی ہے یا **دوبارہ** پڑھنی ہوتی ہے، **شرعی سفر** کے دوران نماز کیسے پڑھی جاتی ہے؟، جس کے ذِمے کئی نمازیں **قضا** ہوں، وہ کیسے ادا کرے؟، اللہ پاک عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو تاقِیامت ترقیاں نصیب فرمائے جس نے لاکھوں لاکھ بے نمازیوں کو نمازی بنایا، نماز پڑھنے والوں کی نماز کو دُرست کروایا، جی ہاں! اگر آپ بھی نماز درست پڑھنا سیکھنا چاہتی ہیں تو آیئے! "دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے اور مدرسۃ المدینہ (بالغات) میں شرکت کرکے نورِ قرآن اور فیضانِ نماز سے اپنا دامن بھر لیجئے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** یاد رکھئے! نماز نہ پڑھنا بربادیِ ایمان کا بھی سبب بن سکتا ہے، چنانچہ

## بُرے خاتمے کی وعید

حضرت حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک شخص کو دیکھا جو نَماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا تو اُس سے فرمایا: "تم نے جو نَماز پڑھی اگر اسی نَماز کی حالت میں اِنتقال کر جاؤ تو حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے پر تمہاری موت واقع نہیں ہو گی۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب اذالم یتم السجود، ۱/۲۸۴، حدیث:۸۰۸)

**نسائی شریف** کی روایت میں یہ بھی ہے: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پوچھا: تم کب سے اِس طرح نَماز پڑھ

رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس (40) سال سے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس سے اِرشاد فرمایا: تم نے چالیس (40) سال سے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِس حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمدی پر نہیں مَرو گے۔ (نسائی، کتاب السھو، باب تطفیف الصلاۃ، ص ۲۲۵ حدیث: ۱۳۰۹)

نماز سے متعلق ضروری احکام جاننے اور سیکھنے کے لئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "**نماز کے اَحکام**" کا مطالعہ فرمائیے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس!** قرآنی اَحکامات اور تعلیماتِ مصطفوی سے دُوری کے سبب آج معاشرے کا ایک بڑا طبقہ جلد بازی کی اس بُری آفت میں مُبْتَلا دکھائی دیتا اور بعد میں پچھتاتا ہے۔ آیئے! جلد بازی کے چند مزید نقصانات کے بارے میں سنتی ہیں تاکہ اگر ہم میں سے کوئی اس بُری آفت میں مُبْتَلا ہو تو اسے اپنا احتساب کرنے کا موقع (Chance) مل سکے:

## جلد بازی کے نقصانات

یاد رکھئے! ☆ **جلد بازی** اللہ پاک کو ناپسند ہے، ☆ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، ☆ اس سے بنے ہوئے کام بھی بگڑ جاتے ہیں، ☆ ناکامیوں کا منہ دکھاتی ہے، ☆ پچھتاوے کا سبب بنتی ہے، ☆ عزّت و وقار دونوں خراب ہوتے ہیں، ☆ اس کے سبب بار بار معافیاں مانگنی پڑتی ہیں، ☆ ترقی کی راہ میں رُکاوٹ بن جاتی ہے، ☆ دوسروں کی نظر میں شرمندہ کروا دیتی ہے، ☆ مالدار کو کنگال کروا دیتی ہے، ☆ اسی کے سبب انسان اپنے حق سے بھی محروم ہو جاتا ہے، ☆ بسا اوقات ہاتھ پاؤں تُڑوا دیتی ہے ☆ انسان کو ہسپتال کے بستر تک پہنچا دیتی ہے، ☆ انسان کو موت کے منہ تک لے جاتی ہے، ☆ انسان کو قبر کے

گڑھے تک پہنچادیتی ہے، ☆ نمازیں اور دیگر عبادات مثلاً نماز، روزہ، حج اور قربانی وغیرہ ضائع کروادیتی ہے، ☆ رشتے ٹُوٹ جاتے ہیں، ☆ دوسروں کا نقصان کروادیتی ہے، ☆ اسی کے سبب ایک ہی کام کو بار بار کرنا پڑتا ہے جس کے سبب دیگر کام بھی تاخیر کا شکار ہوتے اور وقت بھی ضائع ہوتا ہے، ☆ اس کے سبب دوسروں کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے، ☆ مطلوبہ مقاصد و اَہداف حاصل نہیں ہوپاتے، ☆ **جلد بازی** میں کوئی کتاب یا رسالہ پڑھنا کبھی فائدہ نہیں دیتا اور اس کے مضامین ذہن میں نقش بھی نہیں ہوپاتے، ☆ تحریر، بیان اور گفتگو بے اثر و بے جان ہوجاتے ہیں ☆ میاں بیوی کا مقدّس رشتہ چکنا چُور ہوجاتا ہے، ☆ اکثر تنظیمی معاملات کے لئے بھی نقصان کا سبب بن جاتی ہے، ☆ **جلد باز** انسان مخلص لوگوں سے محروم ہوجاتا ہے، ☆ دلوں میں نفرتوں کے بیج بوتا ہے، ☆ بڑے بڑے خطرے مول لیتا ہے، ☆ غلط فیصلے کرتا ہے، ☆ اس کا مستقبل تاریک ہوسکتا ہے، ☆ عملی قدم اٹھانے سے پہلے اس کے اچھے اور بُرے پہلوؤں پر غور نہیں کرپاتا اور یوں اکثر وہ اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے، ☆ اچھائی کو بُرائی اور بُرائی کو اچھائی سمجھ بیٹھتا ہے، ☆ ہر ایک پر اندھا اعتماد (trust) کر بیٹھتا ہے، ☆ ہر کسی پر شرعی حکم لگانے میں بے خوف ہوجاتا ہے، ☆ کھانے پینے کے معاملے میں بھی بے احتیاطی سے کام لیتا ہے، ☆ اپنی تحریک، تنظیم اور اپنے ادارے کو نقصان پہنچاتا ہے، ☆ **جلد باز** انسان کی مثال اس شخص کی طرح ہے **"جو سُنے سب کی کرے مَن کی"**، ☆ اپنا حق لینے کے چکر میں دوسروں کے حقوق ضائع کردیتا ہے، ☆ جلدی دھوکہ کھاجاتا ہے، ☆ مسلمانوں کو تکلیفیں دینے کا بھی سبب بنتا ہے اور **جلد باز** کی مَذَمَّت قرآنِ کریم میں بھی بیان کی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 11 میں ارشادِ ربّانی ہے:

**وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِؕ** ترجمۂ کنزالعرفان: اور (کبھی) آدمی برائی کی دعا کر بیٹھتا ہے

وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۱)

## جلد بازی کی مَذَمَّت

بیان کردہ آیتِ مُقدّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اس آیت کے آخر میں فرمایا گیا کہ **آدمی بڑا جلد باز** ہے۔ اسے سامنے رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو ہمارے مُعاشرے میں لوگوں کی ایک تعداد ایسی نظر آتی ہے جو دینی اور دنیوی دونوں طرح کے کاموں میں نامطلوب جلد بازی سے کام لیتے ہیں، جیسے وضو، نماز و تراویح اور ارکانِ حج کی ادائیگی، تلاوتِ قرآن، روزہ، قربانی، دعا کی قبولیت، بد دُعا کرنے، کسی کو گناہگار قرار دینے، کسی کے خلاف بدگمانی کرنے، دنیا طلب کرنے اور نہ ملنے پر شکوہ کرنے، رائے قائم کرنے، کسی سے جھگڑا مول لینے، کسی پر غصہ نافذ کرنے، کسی کے خلاف یا کسی کام سے متعلق فیصلہ کرنے، گاڑی سے اُترنے یا چڑھنے اور سڑک پار کرنے وغیرہ بے شمار دینی اور دُنیوی کاموں میں لوگ جلد بازی کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں بعض اوقات (Sometimes) لوگوں کی عبادات ہی ضائع ہو جاتی ہیں اور کبھی وہ دنیوی معاملات میں بھی شدید نقصان سے دوچار ہو جاتے ہیں اور ان کے پاس ندامت اور پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

(تفسیر صراط الجنان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱۱، ۵/۴۲۸ ملخصاً)

**آیئے!** اس بارے میں 2 احادیثِ پاک اور 2 بزرگانِ دِین کے اقوال سنئے اور جلد بازی کی آفات و نقصانات سے خود کو بچانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شیخ

عبدُالقیس سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ کریم کو محبوب ہیں، (1) بُردباری اور (2) **جلد بازی** نہ کرنا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی التأنّی والعجلۃ، ۳/۴۰۷، حدیث: ۲۰۱۸)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اطمینان اللہ کریم کی طرف سے ہے اور **جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے**۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی التأنّی والعجلۃ، ۳/۴۰۷، حدیث: ۲۰۱۹)

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دنیاوی اور دِینی کاموں کو اطمینان سے کرنا اللہ پاک کے اِلہام سے ہے اور ان میں جلد بازی سے کام لینا شیطانی وسوسہ ہے۔ اس ترجمہ اور شرح سے معلوم ہوگیا کہ یہ حدیث اس آیتِ کریمہ کے خلاف نہیں: وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۳) (ترجمۂ کنزالعرفان: اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو) اور نہ اس آیت کے خلاف ہے: یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِؕ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۱۴) (ترجمۂ کنزالعرفان: نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔) کہ وہاں سُرعت یعنی دینی کام میں دیر نہ لگانے، جلد ادا کرلینے کی تعریف ہے اور یہاں خود کام میں جلد بازی کرنا کہ کام بگڑ جائے اس سے مُمانَعت ہے بعض لوگ دو (2) منٹ میں چار (4) رکعتیں پڑھ لیتے ہیں یہ ہے عُجلت (جلد بازی)، نفسِ عبادت میں جلدی بُری ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۲۵)

حضرت علامہ امام احمد بن حجر مکّی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جلد بازی ہوتی تو شیطان کی طرف سے ہے مگر وہ خود جلد باز نہیں ہوتا بلکہ انسان کو اِس طرح آہستہ آہستہ بُرائی میں مُبْتَلا کرتا ہے کہ اُسے خبر بھی نہیں ہوتی، لیکن جو شخص کوئی عملی قدم اُٹھانے سے پہلے خوب غور و فِکر کرلیتا ہے تو اُسے اِس کام میں بصیرت حاصِل ہو جاتی ہے، لہٰذا جب تک کسی کام میں بصیرت حاصِل نہ ہو تو اُس میں جلد بازی نہیں

کرنی چاہئے، سِوائے اُس کام کے جس کا فوراً کرنا واجِب ہو اور اُس میں غورو فِکر کی کوئی گنجائش ہی نہ ہو۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۱/۱۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## سڑک پار کرنے میں جلد بازی

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** جلد بازی کے سبب بہت سے حادثات رونما ہوتے ہیں، جلد بازی کے سبب گاڑیوں والے آپس میں ٹکرا رہے ہیں، گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے، راہ چلتے لوگ کچلے جاتے ہیں، گاڑی چلانے والا نہ صرف اپنا بلکہ دوسروں کا بھی نقصان کر بیٹھتا ہے، کئی لوگ زخمی بھی ہو جاتے ہیں، زندگی بھر کے لئے معذوری گلے پڑ جاتی ہے، الغرض اسی جلد بازی کے سبب بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

یاد رکھئے! منزل تک پہنچنے کی کوشش میں سڑک پار کرنے میں جلد بازی کرنا انسان کو گھر کے بجائے قبرستان بھی پہنچا سکتا ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ سڑک پار کرنے میں جلد بازی کرنے سے بچا جائے، صبر و احتیاط سے کام لیا جائے اور ایسے ٹریفک قوانین (Traffic Rules) جو خلافِ شرع نہ ہوں، ان کی پابندی کی جائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے حادثات میں واضح کمی نظر آئے گی۔

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** آیئے حصولِ برکت کے لئے **63** مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 14 کے بارے میں سنتی ہیں اور اس پر عمل کی نیت کرتی ہیں، چنانچہ مدنی انعام نمبر 14 ہے: کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم 12 منٹ غور و فکر (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے) جن جن مدنی انعامات پر عمل ہوا ان کی رسالے میں خانہ پری فرمائی؟

افسوس ایک تعداد اسلامی بہنوں کی ایسی بھی ہے جو غور و فکر کرنے کے معاملے میں سستی کر جاتی ہے، لہذا آج یہ پکی نیت کر لیجئے کہ اب اس حوالے سے سستی نہیں کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## کھانا کھانے میں جلد بازی

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** کھانا کھانے میں جلد بازی کئی حوالے سے نقصان پہنچاتی ہے۔ حرص کے مارے لوگ کھانے کو بغیر چبائے جلد بازی میں معدے میں اُتارنے کی کوشش کرتے ہیں، یاد رہے! کھانے کو اچّھی طرح چبا کر کھانا چاہئے کیونکہ جلد بازی کے باعث اچھی طرح چبائے بغیر نگل جانے سے ہضم کرنے کیلئے معدے کو سخت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے، یوں دانتوں کا کام آنتوں سے لیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں کو گرما گرم کھانا اور چائے بہت پسند ہوتے ہیں، اسی شوق کی وجہ سے وہ اپنا منہ بھی جلا بیٹھتے ہیں۔ یاد رکھئے! تیز گرم کھانے یا خوب گرما گرم چائے یا کافی وغیرہ پینے سے مُنہ اور گلے کے چھالے، مِعدے میں وَرَم وغیرہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس پر فوراً ٹھنڈا پانی پینا مسُوڑھوں اور مِعدے کو نقصان پہنچاتا ہے، لہٰذا کھانے کو تھوڑا ٹھنڈا کر کے ہی کھانا چاہیئے، چنانچہ

امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"فیضانِ سُنّت"** پہلی جلد (Volume 1) کے صفحہ نمبر 280 پر تحریر فرماتے ہیں:

حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: گرم کھانا ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرم کھانے میں بَرَکت نہیں ہوتی۔

(مستدرک، کتاب الاطعمة، باب ابردوا الطعام الحار، ۵/۱۶۲، حدیث:۷۲۰۷)

## کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے؟

حضرت جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا فرماتی ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھانے کی بھاپ ختم ہونے سے پہلے اُسے کھانے کو ناپسند فرماتے۔ (معجم کبیر، ۲۴/۶۶، حدیث: ۱۷۲)

کھانا کھانے کے مزید آداب اور اس سے متعلق بہت سی مفید معلومات جاننے کے لئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"فیضانِ سُنّت"** کے باب **"پیٹ کا قُفلِ مدینہ"**، **"آدابِ طعام"** اور رِسالہ **"کھانے کا اسلامی طریقہ"** کا مطالعہ کیجئے۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** دُنیوی واُخروی نقصان سے بچنے کے لئے ہمیں اپنا مُحاسبہ کرنا چاہئے کہ کہیں ہم بھی تو جلد بازوں میں شامل نہیں؟ اِس سُوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے اُن چند کاموں کے متعلق سنتی ہیں جن میں عُموماً جلد بازی کی جاتی ہے، چنانچہ

## وہ کام جن میں جلد بازی کی جاتی ہے

☆ وُضو کرنے ☆ نَماز ادا کرنے ☆ تلاوت قرآن کرنے ☆ روزہ افطار کرنے ☆ تراویح پڑھنے ☆ قربانی کرنے ☆ اَرکانِ حج ادا کرنے ☆ قبولیتِ دعا ☆ بد دُعا ☆ دُرُودِ پاک لکھنے، پڑھنے ☆ وظیفے کے نتیجے کی طَلَب ☆ دنیا طَلَب کرنے ☆ رشتہ طے کرنے ☆ عِلاج کروانے ☆ متاثر ہونے ☆ بِھیڑ میں ☆ بھگدڑ مچنے کی صورت میں بھاگنے ☆ شعبہ اَپنانے ☆ کرائے کا مکان لینے ☆ گھر میں ملازم رکھنے ☆ کسی کو گناہ گار قرار دینے ☆ خریداری ☆ جھگڑا مول لینے ☆ شَرعی مسئلے کا جواب دینے ☆ بچوں کے جھگڑے میں

نتیجہ قائم کرنے ☆ لذتِ گناہ کے حُصُول ☆ غصہ نافذ کرنے ☆ تحریک سے رشتہ توڑنے ☆ بات چیت کرنے ☆ کھانا کھانے ☆ بد گُمانی کرنے ☆ روڈ پار کرنے ☆ گاڑی پر سوار ہونے یا اترنے ☆ غم ناک خبر سنانے ☆ سمجھانے ☆ شکوہ کرنے ☆ موت کی طَلَب ☆ رائے قائم کرنے ☆ مطالعہ کرنے ☆ ملاقات ☆ خبر دینے ☆ کسی کے بارے میں رائے قائم کرلینے ☆ فیصلہ کرنے ☆ تحریر ☆ امتحان اور ☆ پیر بنانے میں جلد بازی وغیرہ۔ (یاد رہے یہ تعداد حتمی (Final) نہیں ہے، بلکہ ان کے علاوہ بھی بہت سے کاموں میں جلد بازی کی جاتی ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ہم جلد بازی کے نقصانات کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ یاد رکھئے! جلد بازی اگرچہ شیطانی کام ہے مگر بعض کام ایسے بھی ہیں جن میں جلدی کرنا ضروری اور شریعت کو پسند ہے اور ان کو کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے، مگر جلدی کا مطلب یہ ہے کہ ان کو انجام دینے کے لئے جلد قدم بڑھائے نہ کہ ان کاموں کو جلدی جلدی کرنے کی کوشِش میں بگاڑ بیٹھے یا ادھورا (Incomplete) چھوڑ دے۔ خیال رہے! ہر کام میں تاخیر و احتیاط سے کام کرے مگر اُخروی کاموں میں جلدی کرنا بہتر کہ موت کی خبر نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۲۴) جیسا کہ

## آخِرت کے کام میں جلدی کرنی چاہئے

حدیث پاک میں ہے: اِطمینان ہر چیز میں ہو، سوائے آخِرت کے کام کے۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب فی الرفق، ۴/۳۳۵، حدیث: ۴۸۱۰)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دُنیاوی کام میں دیر لگانا

اچھا ہے کہ ممکن ہے وہ کام خراب ہو اور دیر لگانے میں اس کی خرابی معلوم ہو جائے اور ہم اس سے باز رہیں مگر آخرت کا کام تو اچھا ہی اچھا ہے، اسے موقع (Chance) ملتے ہی کر لو کہ دیر لگانے میں شاید موقع جاتا رہے۔ بہت دیکھا گیا کہ بعض کو (حج کا) موقع ملا نہ کیا پھر نہ کر سکے۔ ربِّ کریم فرماتا ہے: فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ بھلائیوں میں جلدی کرو۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۴۸) شیطان کارِ خیر میں دیر لگوا کر آخر میں اس سے روک دیتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۲۷ ملخصًا)

آیئے! اب سنتی ہیں کہ وہ کون سے کام ہیں جن میں جلدی کرنا ضروری ہے، چنانچہ

## 6 کاموں میں جلدی ضروری ہے

"**حکایتیں اور نصیحتیں**" کے صفحہ نمبر 164 پر لکھا ہے: منقول ہے: جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے مگر اِن چھ (6) کاموں میں جلدی کرنا شیطان کی طرف سے نہیں وہ یہ ہیں: (1) جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس میں جلدی کرنا، (2) مہمان آئے تو اس کی مہمان نوازی کرنا، (3) کسی کے مرنے پر اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا، (4) بچی کے بالغ ہونے پر اس کی شادی کرنا، (5) قرض کی ادائیگی کا وقت آجائے تو اُسے جلد ادا کرنا اور (6) کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرنا۔ (الروض الفائق، المجلس الثالث عشر فی ذکر جهنم، باب صفة الفقیر، ص ۸۶)

## کن کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے؟

کتاب "**جلد بازی کے نقصانات**" کے صفحہ نمبر 137 پر لکھا ہے: ☆ نماز کے لئے اُٹھنے میں دیر نہ کیجئے۔ ☆ نماز کا وقت آجانے پر نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے۔ ☆ ادائے قرض میں جلدی کیجئے۔ ☆ سلام میں پہل کیجئے۔ ☆ حجِ فرض کے لئے جانے میں دیر نہ کیجئے۔ ☆ غُسل فرض ہونے پر غُسل کرنے میں جلدی کیجئے۔ ☆ گناہوں سے جلد توبہ کر لیجئے۔ ☆ نیک بننے میں جلدی کیجئے۔ ☆ راہِ خدا میں خرچ

کرنے میں دیر نہ کیجئے۔☆اولاد جوان (Young) ہو جائے تو جلد شادی کر دیجئے۔☆مہمان کو جلد کھانا کھلا دیجئے۔☆کسی کی اِصلاح کرنے میں دیر نہ کیجئے۔☆حق ضائع کرنے کی معافی مانگنے میں جلدی کیجئے۔☆ثوابِ جاریہ کمانے میں جلدی کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ اس مہینے کی **14 تاریخ** کو امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا یوم منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

## ابو عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خَیر

امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ ماجد **حاجی عبد الرَّحمٰن قادِری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نیک سیرت، تقویٰ و طہارت اور شریعت و سنّت کے پیکر تھے، آپ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ کے دل میں دُنیوی مال و دولت جمع کرنے کی لالچ بالکل نہ تھی۔ آپ مساجد سے مَحَبَّت اور خوب خدمت کیا کرتے۔ 1979ء ہجری میں جب امیرِ اَہلسنّت **"کولمبو (سری لنکا)"** تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ کے والد صاحب سے بہُت متأثر پایا کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدۂ غوثیہ کا وِرد فرماتے تھے۔ کولمبو میں قیام کے دوران امیرِ اَہلسنّت کے خالو نے دورانِ گفتگو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

# سفرحج میں وصال

امیرِ اہلسنّت عالَمِ شِیر خوار گی (یعنی دُودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم ۱۳۷۰ھ ہجری میں سفر حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں منیٰ میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حجاجِ کرام فوت ہو گئے تھے، ابُو عطار حاجی عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بھی مختصر علالت (بیمار رہنے) کے بعد 14 ذُوالْحِجَّۃ الحرام ۱۳۷۰ھ ہجری کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۱۱)

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

# توکل و قناعت کے اصول

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** آیئے! توکل و قناعت کے بارے میں چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ خَتْم ہونے والا خزانہ ہے۔[1] (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقَدرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[2] ☆انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[3] ☆روزمرّہ

---

[1] ... الزہد للبیہقی، الجزء الاول من کتاب... الخ، ص۸۸، حدیث: ۱۰۴

[2] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف و القناعۃ، ص ۴۰۶، حدیث: ۲۴۲۶

[3] ... جنتی زیور، ص ۱۳۶ بتغیر قلیل

اِستِعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[1] ☆توکل کے تین درجے ہیں(۱) اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنا(۲) اس کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا۔(۳) اپنا ہر معاملہ اس کے سپرد کر دینا۔[2] ☆دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صَبْر اچھا ہے مگر آخِرَت کی چیزوں میں حرِص اور بے صَبْری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[3] لالچ بہت ہی بُری خَصلَت اور نہایَت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتَبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کرلینی چاہئے۔[4] ☆جس کی للچائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔[5] ☆بلعم بن باعوراء جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا، حرص ولالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ وبرباد کر دیا۔[6] ☆اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[7] ☆اگر انسان کے پاس مال کی دو(2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[8]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص ۱۲۶

2 ... الرسالة القشیریة، ص ۲۰۳

3 ... مرآۃ المناجیح، ۷/۱۱۲

4 ... جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصا

5 ... الرسالة القشیریة، ص ۱۹۸

6 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۷ ماخوذا

7 ... ابن عساکر، رقم ۷۷۴۰، موسی بن عمران، ۱۳۹/۶۱ ملخصا

8 ... مسلم، کتاب الزکاة، باب لو ان لابن آدم... الخ، ص ۴۰۴، حدیث: ۲۴۱۵